## سوال

میرے بھائی نے ایک عورت سے شادی کی جسے آنکھوں میں ٹیڑھ پن کی بیماری ہے، اسے اس کی بیماری کے بارہ میں دوماہ قبل علم ہوا، اسے صرف اتنا علم تھا کہ اس کی نظر کمزور ہے، پھر شادی ہوگئی اوراب میں متردد ہے کہ آیا اسے رکھے یا کہ چھوڑدے کیونکہ بچوں کی تربیت پر اثر پڑیگا اب وہ مستقل طور پر اپنی ساس کے ساتھ اختلاف میں رہتا ہے کیونکہ وہ بہت غلط زبان استعمال کرتی ہے، میرے بھائی کا خیال ہے کہ ساس نے اس پر جادو کردیا تھا تاکہ وہ اس کی بیٹی سے شادی کرلے، اوراب وہ اپنے اعصاب پر بھی کنٹرول نہیں رکھ سکتا، بلکہ اکثر اوقات بیوی کو مارتا رہتا ہے، اوراسے قبیح اور غلط قسم کے الفاظ کہتا ہے برائے مہربانی ہمیں یہ بتائیں کہ ان دونوں کی مصلحت کے لیے کیا کرنا چاہیے ؟

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اوردوروو سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ اس کی آنکھ میں جو ٹیڑھ پن ہے یہ ان عیوب میں شامل نہیں ہوتا جسے فقہاء کرام نے خاوند کے لیے فسخ نکاح اختیار کرنے کا سبب قرار دیا ہے

اور بعض علماء مثلا شیخ الاسلام ابن تیمیہ اورابن قیم رحمہ اللہ اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ بھی اسے ہی راجح قرار دیتے ہیں کہ :

ہر وہ عیب جو خاوند اور بیوی کے لیے نفرت کا باعث بنتا ہو، اوراس سے نکاح کا مقصد محبت و مودت اور پیار حاصل نہ ہو تو اس سے فسخ کا اختیار حاصل ہوجاتا ہے "

دیکھیں : زادالمعاد ( 163/5 ).

اس بنا پر ہر اس عیب کی بنا پر فسخ کا اختیار حاصل ہوگا جو نکاح کے مقصد محبت و پیار اور مودت اوراولاد کے حصول میں مانع ہو

لیکن آپ کے بھائی کو اس عیب کا علم ہو بھی گیا اوراس سے وہ کچھ صادر ہوا ہے جو اس کی رضا پر دلالت کرتا ہے، وہ یہ کہ اس نے اپنی بیوی سے معاشرت مکمل کی اور نکاح فسخ کرنے میں جلدی نہیں کی، یہ چیز فقہاء کرام کے ہاں رضامندی کو واجب کرتی ہے، اوراسے فسخ نکاح کا حق نہیں ہے

لیکن آپ کو علم ہے کہ طلاق خاوند کا حق ہے، اس لیے جب خاوند دیکھے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحیح زندگی بسر نہیں کرسکتا، اوروہ اس کے ساتھ رہتے ہوئے محبت والفت اور سکون حاصل نہیں کرسکتا جو کہ نکاح کی اساس و بنیاد ہے تو پھر اسے طلاق دینے کا حق حاصل ہے

اس طرح کی حالت میں یہی نصیحت کی جاتی ہے کہ اس بیوی پر صبر کیا جائے، اور مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کی جائے، اگر بیوی کی والدہ اس مشکل کا بنیادی سبب ہے تو بہتر یہی ہے کہ ساس سے دور رہا جائے، اور رہائش دوسری اختیار کرلی جائے

اگر آپ کا بھائی اسی رہائش میں رہتا ہے جہاں ساس رہتی ہے یا پھر اس کے قریب کہیں رہتا ہے تو وہ اس سے دور رہائش اختیار کرلے، اورساس کے ساتھ صرف ٹیلی فون پر رابطہ رکھا جائے اور تھوڑی سی ملاقات ہو

اوراگر ان مشکلات کا سبب بیوی کا برا اخلاق ہے تو آپ کے بھائی کو اپنے متعلق دیکھنا چاہیے کہ کہیں اس کا سبب وہ خود تو نہیں ؟ اور بیوی کے ساتھ اس کے معاملات اس کا سبب تو نہیں بن رہے ؟

کیونکہ ہوسکتا ہے آپ کے بھائی اپنی بیوی کے ساتھ معاملات کرنے کا انداز اور اسلوب صحیح نہ ہو، اور کثرت سے اسے مارنا اور اسے گالیاں دینا ہی اس کے برے اخلاق کا سبب بن رہا ہو

آپ کے بھائی کو اس سلسلہ میں تجربہ کار لوگوں سے مشورہ کرنا چاہیے، اور ہر قسم کے وسائل کے ساتھ ان مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کریں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اگر تم انہیں ناپسند کرتے ہو تو ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ سبحانہ وتعالی اس میں بہت زیادہ بھلائی پیدا کردے النساء (19).

اور اگر مشکلات میں اور اضافہ ہوجائے، اور وہ دیکھے کہ اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں، یا پھر دیکھے کہ اس کی جانب سے بیوی کو مانوس کرنے اور اس سے محبت کرنے کی کوئی راہ نہیں ہے اور وہ اس کے ساتھ نہیں رہ سکتا تو پھر اسے طلاق دینے میں کوئی حرج والی بات نہیں

لیکن اس حالت میں بیوی سے دخول کرنے کی بنا پر خاوند بیوی کو پورا مہر ادا کریگا

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

34589